ندیکھا یہہ دیکھہ کے مینے خدا کی درگاہ مین سجدہ کیا۔

دوسرا شگوفہ شہادت مین

ملا اردبیلی علیہ الرحمہ نے کتب فریقین سے روایت کی ہے کہ جب معتمد عباسی
تخت خلافت پر بیٹھا تو چند روزونکے بعد اکثر دشمنان اہلبیت نے ایسی
ایسی جھوٹھہ باتین معتمد سے کہین کہ اوسکے دلمین عناد اور نفاق نے زیادہ
جگہہ کی حضرت کو قید کیا اوس سال پانی نہ برسا اور سامرہ مین قحط ہوا وہانکے
رہنے والے تین دن تک نماز استسقا کو گئے لیکن کوئی اثر بھی ابر کا پیدا نہوا
بعد اسکے جاثلیق نصرانی اپنی قوم کو لیکے صحرا مین طلب باران کی دعا کیواسطے
گیا اون نصرانیون مین ایک راہب تھا کہ جب دعا کے لیئے ہاتھہ اوٹھاتا تھا
فوراً ابر پیدا ہوتا تھا اور پانی برستا تھا دوسرے دن بھی اسیطرح راہب کی
دعا سے پانی برسا یہہ دیکھہ کے خلق کے دلون مین تزلزل واقع ہوا اور اکثر مسلمان
مشکوک ہوکے دین نصارا کے راغب ہوئے جب یہہ خبر معتمد کو پہونچی تو
کچھہ زوال مملکت کا اندیشہ دین کا غم کچھہ طعن نصارا کا قلق پیدا ہوا ناچار
صالح بن وصیف کو بلا کے حکم کیا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کو فوراً قید خانہ
سے لے آؤ جب حضرت تشریف لائے اوس شقی نے عرض کی کہ جلد اپنے
جد کی امت کی خبر لیجئے اہل اسلام تین دن تک نماز استسقا کو گئے لیکن

کچھ اثر ظاہر نہوا اور نصارا دو دن گئے اور دونو دن پانی برسا اگر تیسرے روز بھی
ایسا ہی ہوگا تو مسلمان اپنے دین سے برگشتہ ہو کے مذہب نصارا اختیار
کرینگے یہہ سنکے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ غمگین نہو کل جا کے خلایق کے دلون سے
شک رفع کرد ونگا یہہ فرما کے قیدیونکے رہا کرنے کی سفارش کی اکثر اونمین سادات
اور شیعہ تھے سب رہا ہو گئے دوسرے روز معتمد لعین نے منادی کرادی کہ
کوئی شہر مین نرہے بچے جوان بوڑھے مرد عورت سب آپ کے ساتھہ نماز استسقا کو
جائین اور خود بھی حضرت کے ساتھہ صحرا مین گیا اور نصارا سب بھی اوس صحرا مین
جمع تھے آپ نے فرمایا کہ راہب سے کہو دعا شروع کرے جسوقت راہب نے
دعا کیواسطے ہاتھہ اوٹھایا فورًا ابر پیدا ہوا اور پانی برسنے لگا جناب امام حسن عسکری
علیہ السلام نے ایک آدمی سے ارشاد کیا کہ جاؤ اور راہب کے ہاتھہ مین جو کچھہ ہو
لے آؤ حسب الحکم وہ شخص جا کے ایک ہڈی راہب کی انگلیونسے نکال لایا
آپ نے فرمایا کہ اس ہڈی کو ایک کپڑے مین لپیٹ دو جب اوسکو لپیٹ دیا
فورًا ابر سب منتشر ہو گیا حضرت نے راہبانونسے فرمایا کہ اب دعا کرو ہر چند وہ سب
دعا کرتے تھے لیکن پھر کوئی اثر ابر کا پیدا نہوا خلائق کو یہہ دیکھہ کے نہایت تعجب
ہوا معتمد نے پوچھا کہ یا حضرت یہہ کیا امر ہے فرمایا کہ یہہ کسی پیغمبر کی ہڈی ہے
معمولی یہہ ہے کہ جب کسی پیغمبر کی ہڈی ظاہر ہوگی تو باران رحمت نازل
ہوگا اگر چاہو تو امتحان کر لو چنانچہ جب ہڈی کو نکال کے ہاتھہ پر رکھا تو یہہ

ظاہر ہوا اور پانی برسنے لگا بعد اسکے حضرت نے پھر اوس ہڈی کو لپیٹ دیا
اور بطور خود نماز استسقا پڑھی اور دعا کی فوراً ابر آیا اور خوب پانی برسا
آپ کے دعا کی برکت سے قحط ارزانی سے مبدل ہو گیا اور خلایق کے دلونسے
سارے شکوک زائل ہو گئے معتمد لعین نے ظاہر مین اوسوقت حضرت سے
عذر خواہی کی اور اعزاز اور اکرام کرنے لگا لیکن باطن مین درپے ہلاکت ہوا
آخر زہر دیا چنانچہ ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے ابن بابویہ علیہ الرحمہ سے اور
اونہون نے ایک اہل قم سے جو روایت کی ہے چونکہ طولانی تھی بنظر اختصار
کل روایت درج نہ کی گئی آخر روایت مین لکھا ہے کہ وہ مرد قمی اپنے باپ
کی زبانی بیان کرتا ہے کہ جب حضرت زہر کے اثر سے بہت رنجور اور ضعیف
ہوئے میرے باپ کو یہہ حال معلوم ہوا فوراً اوسنے جا کے خلیفہ سے کہا
اوس ملعون نے پانچ آدمی کہ ایک اوسمین محرمان خاص سے اوسکے تحریر خادم
اوسکا تھا ساتھہ کئے اور حکم کیا کہ تم سب ہر وقت حضرت کے مکان مین موجود
رہو اور ہر وقت کے حال سے اطلاع دیتے رہو اور ایک طبیب کو مقرر کیا
کہ صبح شام آپ کو دیکھا کرے بعد دو روز کے جب حضرت کا مرض زیادہ ہوا
اور ضعف نے غلبہ کیا تو صبح کو وہ شقی خود سوار ہو کے آپ کے پاس آیا
اور قاضی القضاۃ کو بلا کے کہا کہ دس عالمونکو لیکے حضرت کی خدمت مین
حاضر رہو اور طبیبونکو بھی طلب کر کے حاضر رہنے کا حکم کیا اس سے اوس

لعین کی یہہ غرض تھی کہ خلایق مجھے زہر دینے کا الزام نہ دین بلکہ یہہ سمجھین کہ
اوسنے علاج اور مداوا مین کوشش بلیغ کی مگر قضاے الٰہی سے چارہ نہوا
الغرض جب چند روز ماہ ربیع الاول سے گذرے تو اوس جناب نے دار فانی سے
عالم جاودانی مین انتقال فرمایا اور آپ کے شہادت کی خبر سامرّہ مین مشہور ہوئی
اوس روز سامرّہ کثرت نالہ و شیون سے صحراے قیامت ہو رہا تھا خلیفہ ملعون
حضرت کی اولاد کا متلاشی ہوا اور بہت سے آدمی دولت سرا کے چارونطرف معین کئے
اور حکم کیا کہ حجرون مین تلاش کرین کہین آپ کی کوئی اولاد پوشیدہ تو نہین ہے
اور حضرت کے ازواج کے پاس زنان قابلہ کو بھیجا کہ جاکے دیکھین کہ کوئی اونمین
حاملہ ہے یا نہین ہر چند اون سب نے تلاش کیا لیکن کچھہ پتا نملا ایک قابلہ نے
خلیفہ سے کہا کہ مجھے ایک عورت پر حمل کا گمان ہے معتمد نے تحریر خادم کو
اوس عورت کا نگہبان مقرر کیا کہ اوسکا صدق و کذب ظاہر ہو بعد اوسکے
حضرت کے غسل و کفن مین مصروف ہوا اوس روز کل بازار سامرّہ کا معطل
ہو گیا تھا اور چھوٹے بڑے وضیع و شریف سب آپ کے جنازے کے پاس
جمع ہوئے وہ مرد قمی کہتا ہے کہ میرا باپ خلیفہ کا وزیر تھا وہ بھی مع کل امرا
اور وزرا اور اہل کار اور بنی ہاشم اور علوی کے آپ کی تجہیز اور تکفین مین حاضر
ہوا جب لوگ آپ کے غسل و کفن سے فارغ ہوئے تو خلیفہ نے ابو عیسی کو
نماز جنازہ پڑھنے کو بھیجا ابو عیسی نے جنازے کے پاس آکے کفن کو بدن سے ہٹا دیا

جدا کیا اور واسطے رفع تہمت خلیفہ کے کل اعیان سلطنت امرا اور وزرا اور
علوی اور ہاشمی اور علما اور قضاہ اور اشراف شہر کو بلا کے کہا کہ تم سب دیکھو
یہہ حسن بن علی فرزند زادہ جناب امام علی رضا علیہ السلام ہین کسی نے انکو کوئی آسیب
انکو نہین پہونچایا ہے اپنی موت سے انتقال کیا ہے اور حال مرض مین طبیب
اور قاضی اور معتمدان خدمت کو خلیفہ نے علاج اور خدمت کیواسطے معین کیا
تھا وہ سب اس حال کے شاہد ہین پھر ابو عیسی آگے کھڑا ہوا اور نماز جنازہ
پڑھ کے حضرت کے پدر بزرگوار کے پہلو مین دفن کیا اور جس لونڈی پر حمل کا
گمان تھا دو برس تک اوسکے حال کا متفحص رہا کوئی اثر نپایا اور آپ کے
میراث کو موافق مذہب اہل سنت اور جماعت کے درمیان حضرت کی والدہ
اور جعفر کذاب بھائی کے تقسیم کیا اور ہمیشہ خلیفہ آپ کے فرزند کا متلاشی رہا
مگر پتا نہ ملا وہ مرد قمی کہتا ہے کہ ایک روز جعفر کذاب نے میرے باپ سے آکے کہا
کہ مین چاہتا ہون کہ میرے بھائی کا منصب تو میرے سپرد کر مین ہر سال بیس ہزار
دینار طلا دیا کرونگا یہہ سنکے میرا باپ غصے ہوا اور کہنے لگا کہ اے احمق تو اپنے
بھائی کے منصب کو مال و زر دیکے نہین لے سکتا ہے مدتون سے بادشاہون نے
تلوارین کھینچین اور ہزارہا آدمی قتل کئے اور ہمیشہ لوگونکو زجر و توبیخ
کرتے رہے کہ تیرے بھائی کے اعتقاد امامت سے باز آئین لیکن ممکن نہوا اگر
تو شیعون کے نزدیک امامت کی لیاقت رکھتا ہے سب تیرے پاس خود

آینگے تجھے کچھ خلیفہ یا دوسرے کے اعانت کی احتیاج نہین ہے اور اگر اونکے
نزدیک تو امامت کے لایق نہین ہے تو خلیفہ یا دوسرے تجھے یہہ مرتبہ
نہین دے سکتے ہین اور جلاء العیون مین ابو ادیان سے روایت کی ہے
کہ وہ کہتے ہین مین جناب حسن عسکری علیہ السلام کیخدمت مین اکثر حاضر
ہوتا تھا اور آپ کے خطوط شہرون مین لیجایا کرتا تھا ایک روز حضرت نے
مجھے طلب فرما کے چند خطوط مدائن لیجانے کو عنایت فرمائے اور ارشاد کیا
کہ پندرہ روز کے بعد تم پھر سامرہ داخل ہوگے اور میرے گھر سے رونیکی
صدا سنوگے ابو ادیان کہتے ہین مینے پوچھا کہ آپ کے بعد امامت کس سے
متعلق ہوگی حضرت نے فرمایا جو تم سے جواب نامہ طلب کرے اور میرے
جنازے پر نماز پڑھے اور اندرون کیسے کے خبر دے وہی میرے بعد امام ہے
مین اوسوقت خوف سے کیسے کا حال پوچھ نہ سکا خطوط لیکے مدائن چلا گیا
جب وہانسے پھرا جیسا آپنے فرمایا تھا پندرہوین روز سامرہ مین داخل ہوا جب
در بیت الشرف پر گیا صدائے گریہ وزاری سنکے حیران کار کھڑا تھا دیکھا کہ
جعفر کذاب دروازے پر بیٹھا ہے اور سب شیعہ وفات کی تعزیت امامت کی
تہنیت اوسے دے رہے ہین مینے اپنے دلمین کہا کہ اس شخص کو ہمیشہ شراب
پیتے اور جوا کھیلتے یا باجا بجاتے دیکھا ہے امر امامت ایسے فاسق سے
کیونکر متعلق ہوگا ناچار مینے بھی اوسکے پاس جا کے رسم تعزیت اور تہنیت

ادا کی اس عرصے مین دیکھا کہ عقید خادم حضرت کا مکان سے باہر آیا اور جعفر
کذاب سے کہا کہ اے سید تمہارے بھائی کو کفن کر چکے چلو نماز پڑھو وہ اوٹھ
کھڑا ہوا اور چلا شیعہ سب بھی اوسکے ساتھ ہولیے جب داخل خانہ ہوئے
دیکھا کہ لاش مبارک صحن خانہ مین رکھی ہے جعفر آگے کھڑا ہوا اور پیچھے صفین
درست ہوئین چاہتا تھا کہ تکبیر نماز کہے کہ ایک صاحبزادہ جلیل القدر پیچیدہ مو
جسکی پیشانی مبارک سے امامت کا نور ظاہر تھا اندرون حجرے سے باہر آیا
اور جعفر کی ردا کو کھینچ کے کہنے لگا کہ اے چچا پیچھے کھڑے ہو کہ باپ کے
جنازے پر نماز پڑھنے کو مین تم سے سزاوار تر ہون اوسوقت جعفر کا رنگ
متغیر ہو گیا اور لوگونکے ساتھ پیچھے کی صف مین جا کھڑا ہوا اوسے صاحبزادے نے
آگے کھڑے ہوکے نماز پڑھی اور میری طرف متوجہ ہوکے فرمایا کہ خط کے جواب
لاؤ مجھے دو مینے وہ جواب حوالہ کیئے دو علامتین امامت کی پائین تیسری کی علامت کا
منتظر رہا جب مکان کے صحن سے باہر آیا جعفر کذاب سے پوچھا کہ وہ لڑکا کون
تھا اوسنے کہا کہ واللہ مین نہین جانتا ہون اور کبھی اوسکو ندیکھا تھا اس عرصے مین
قم سے ایک قافلہ آیا اور جناب حسن عسکری علیہ السلام کا حال پوچھنے لگا وفات
کی خبر سنکے اہل قافلہ نے پوچھا کہ اون حضرت کے بعد کون امام ہے سب نے جعفر
کیطرف اشارہ کیا جب اہل قافلہ جعفر کے پاس آئے تو بعد تعزیت اور تہنیت
کے پوچھنے لگے کہ میرے پاس خطوط اور مال ہین بتاؤ کہ خطوط کسکے ہین اور

مال کسقدر ہے جعفر گم نے کہا کہ مجھسے علم غیب پوچھتے ہو سوائے خدا کے کون جانتا
ہے اوسوقت ایک خادم مکان سے باہر نکلا اور جناب صاحب الامر علیہ السلام
کیطرف سے اہل قافلہ کو کہا کہ فلان فلان شخصون کے خطوط ہین اور کیسے مین تمہارے
پاس ہزار اشرفیان ہین کہ اوسمین سے دس اشرفیان مغشوش ہین اہل قافلہ نے
خطوط اور کیسا خادم کے حوالے کیا اوسوقت اوس کیسے کا حال جو امام
علیہ السلام نے قبل از وفات فرمایا تھا معلوم ہوا جعفر کذاب نے یہہ خبر معتمد لعین سے
جا کے کہی اوس شقی نے اپنے خادمونکو معین کیا کہ حضرت کے دولت سرا مین
جا کے اوس لڑکے کا حال لونڈیون سے دریافت کرین وہ سب حضرت کے
مکان مین آئے اور ہر چند لونڈیون سے پوچھا اور تمام مکان مین تلاش کیا
کچھ پتا نملا ایک لونڈی نے بیان کیا کہ مین حاملہ ہون معتمد ملعون نے اوسکو
ابی الشوارب قاضی کے سپرد کیا کہ جب لڑکا پیدا ہو تو اوسکو قتل کرنا اس
عرصے مین عبد اللہ بن یحیی مر گیا اور صاحب الزنج نے بصرے مین خروج کیا
یہہ سب اوس فکر مین مبتلا ہوئے وہ لونڈی بھی قاضی کے گھر سے چلی گئی
شہادت حضرت کی باتفاق اکثر محدثان اور مورخان آٹھوین ربیع الاول
سال دوسو ساٹھہ ہجری مین واقع ہوئی اور شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اول ماہ
لکھا ہے اور روز وفات بعضون نے جمعہ اور بعضون نے چہارشنبہ اور
بعض نے یکشنبہ بھی لکھا ہے ابن بابویہ اور اکثر علما نے لکھا ہے کہ معتمد

عباسی علیہ اللعن نے آپ کو زہر دیا سن شریف حضرت کا ملا علیہ الرحمہ نے انتیس برس لکھا ہے اور ملا دیلمی علیہ الرحمہ نے تینیس برس لکھا ہے چھ برس آپ نے امامت کی اور سرمن راءمین اپنے پدر بزرگوار کے پہلومین دفن ہوئے۔

چودھوان شعبہ جناب صاحب الامر علیہ السلام کے حالات مین اور اسمین چار شگوفے ہین

پہلا شگوفہ فضائل اور ولادت مین

وہ جناب بارہوین امام ہین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا جو اسم مبارک اور کنیت ہے وہی نام اور کنیت آپ کی بھی ہے جسطرح وہ جناب خاتم الانبیا تھے اوسیطرح آپ خاتم الاوصیا ہین زمان غیبت مین اسم اور کنیت کہنا جائز نہین ہے اسکی حکمت سے خدا واقف ہے اور القاب حضرت کے مہدی اور قایم اور حجت اور منتظر اور صاحب ہین اسم شریف والد بزرگوار کا آپ کے جناب امام حسن عسکری علیہ السلام ہے اور والدہ ماجدہ اوس جناب کی نرجس خاتون ہین سال دو سو پچپن ہجری مین شب جمعہ پندرہوین ماہ شعبان کو ولادت باسعادت حضرت کی سرمن راءمین ہوئی اور بعضون نے آٹھوین بھی لکھا ہے روایت اول اشہر ہے بشیر بن سلیمان بردہ فروش کہ وہ جناب امام علی نقی علیہ السلام کے شیعان خاص سے

تھے او حضرت کے ہمسایگی مین رہتے تھے اونسے روایت ہے وہ کہتے ہین
کہ ایکدن جناب امام علی نقی علیہ السلام کا خادم جسکا کافور نام تھا مجھے بلا کے
لے گیا جب مین حاضر خدمت ہوا فرمایا کہ تم فرزندان انصاری سے ہو اور ہم
اہلبیت کی ولایت اور محبت تمہارے خاندان مین ہمیشہ سے ہوتی آئی ہے
اور زمانہ جناب رسولخدا سے آج تک تم سب اہلبیت کے دوست اور محل
اعتماد ہو چاہتا ہون کہ تمہین ایک راز پنہان سے اطلاع دون یہہ فرما کے
حضرت نے بخط و لغت فرنگی ایک نامہ لکھا اور اپنی مہر ثبت کی پھر ایک زرد
کیسا کہ جسمین دو سو بیس اشرفیان تہین عنایت کیا اور ارشاد فرمایا کہ بغداد مین
فلان ساحل پر اسیرونکی کشتیان آئینگی اوسمین کچھ لونڈیان ہونگی تو میری
طرف سے تم وکیل بیع ہو کے جا اگرچہ خریدار بہت ہونگے لیکن ایک
کنیز کسی خریدار سے راضی نہوگی اور حریر گندہ کا لباس پہنے ہوگی علاوہ اسکے
اور بھی چند علامتین فرمائین اور کہا کہ یہہ خط اوسی کو دینا مینے حسب حکم ویسا ہی
کیا جو ارشاد فرمایا تھا جب اوس لونڈی نے خط پڑھا بیساختہ رونے لگی
اور اپنے مالک سے کہا کہ مجھے اسی کے ہاتھ بیچ ڈال مجبور ہو کے مالک نے
گفتگو شروع کی بعد کوشش بلیغ اوسیقدر اشرفیون پر راضی ہوا جسقدر
حضرت نے عنایت کی تہین مین قیمت دیکے اوس کنیز کو اپنے گھر لایا اور
حجرہ محفوظ مین رکھا دیکھتا تھا کہ بار بار وہ اوس خط کو اپنے آنکھون سے

لگاتی ہے اور خوش ہوتی ہے مینے پوچھا کہ صاحب خط کو تو نے ابھی تک
دیکھا نہین اوسکا ایسا اعزاز کس وجہ سے کرتی ہے کہنے لگی کہ انبیا اوصیا
کی معرفت کچھ دیکھنے پر موقوف نہین ہے اگر تو سنے تو اپنا حال مفصل بیان
کرون مینے کہا بیان کرو اونہون نے کہا کہ مین بادشاہ روم کے فرزند یسوعا
کی بیٹی ہون میرا ملیکہ نام ہے اور مان میری جناب شمعون کی اولاد سے ہین
کہ وہ اوصیاے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے تھے جب میرا سن تیرہ برس کا
ہوا میرے دادا نے چاہا کہ اپنے بڑے بھتیجے سے میری شادی کرے
جب دن معین اور سامان جشن مہیا ہوا سارے اشراف اور اکابر او و
راہب جمع ہوئے اور تخت وسیع جسپر بہت سے بت اور جواہر نصب کیئے تھے
مجلس مین رکھا اور اپنے بھتیجے کو اوسپر بٹھایا جسوقت چاہا کہ رسم عقد
ادا کرین دفعتا تخت اولٹ گیا اور جو اوسپر بیٹھے تھے سب گر پڑے ایک راہب نے
اوٹھ کے کہا کہ یہہ اثار نحوست ہین میرے دادا نے پھر حکم کیا کہ تخت درست ہو
جب تخت درست ہوا تو دوسرے بھتیجے کو اوسپر بٹھا کے چاہا کہ عقد پڑھے
پھر وہی کیفیت گذری آخر سب رخصت ہو گئے اور جد میرا مغموم و محزون
جا کے سو رہا مین بھی اپنے فرش خواب پر سو رہی عالم رویا مین دیکھا کہ جہان
تخت رکھا گیا تھا وہین ایک نور کا منبر نصب ہوا اور حضرت مسیح اور شمعون
اور حواریون تشریف لائے پھر جناب رسالتمآب مع اپنے اولاد امجاد کے

رونق افروز ہوئے اور ارشاد کیا یا روح اللہ میں آیا ہوں کہ تمہارے وصی شمعون کی اولاد میں سے جو ملیکہ ہے اِس فرزند ارجمند کیواسطے خواستگاری کروں اور جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمایا جناب مسیح نے حضرت شمعون سے ارشاد کیا کہ تم اپنی لڑکی کو اولاد خاتم الانبیا سے پیوند کرو کہ دو نو جہان کا شرف ہے اونہوں نے قبول کیا بعد اسکے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ منبر پر تشریف لیگئے اور اپنے نور عین جناب حسن عسکری علیہ السلام کے ساتھ میرا عقد پڑہا حاضرین صحبت گواہ ہوئے اوس روز سے جناب حسن عسکری علیہ السلام کی آتش محبت ایسی میرے دلمین مشتعل ہوئی کہ کھانا پانی حرام ہو گیا اور روز بروز مین لاغر اور کاہیدہ ہونے لگی ہر چند اطبا علاج کرتے رہے کچھ نفع نہوا اور خوف سے اپنے دل کا حال والدین سے کہہ نہ سکی بعد چند روز ونکے پھر خواب مین دیکھا کہ جناب سیدہ اور جناب مریم علیہم السلام تشریف لائی ہین اور حضرت مریم مجھسے کہتی ہین کہ یہہ بی بی تیرے شوہر امام حسن عسکری علیہ السلام کی جدہ ماجدہ ہین مینے اون معصومہ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کی آپ کے فرزند مجھپر ستم کرتے ہین کہ کبھی اپنی صورت بھی نہین دکھاتے فرمایا کہ تو اونھین کیونکر دیکھ سکتی ہے کہ ابھی دین نصارا پر ہے ایمان نہین لائی ہے اگر اونکی زیارت جمال چاہتی ہے تو مسلمان ہو جا یہہ سنکے مینے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد الرسول اللہ اور بعد دلی

اسلام سے مشرف ہوئی اون مخدومہ نے اپنے گلے سے لگا لیا اور فرمایا کہ اب
مین اپنے فرزند سے کہہ دونگی کہ تیرے پاس آیا کرین پھر مین بیدار ہوگئی جب
دوسری شب سوئی تو جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کا جمال جہان آرا
نظر آیا بیتاب ہو کے مفارقت کا شکوہ کیا فرمایا کہ تو مشرک تھی اسوجہ سے
نہین آتا تھا اب تو ایمان لائی آیا کرونگا اوس روز سے آجتک ہر شب مین
زیارت سے مشرف ہوتی ہون پھر بشیر نے پوچھا کہ تم اسیرون مین کیونکر
آئین کہا کہ ایک شب جناب امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے خواب مین
فرمایا کہ تیرا دادا مسلمانون سے لڑنے کے لیے لشکر بھیجیگا تو لونڈیونکی
شکل بنا کے لشکر کے پیچھے ہو لینا مینے ویسا ہی کیا اثنائے راہ مین لشکر
اسلام نے قید کر لیا جسکے حصے مین پڑی اوسنے مجھسے نام پوچھا مینے اصل
نام پوشیدہ کیا نرجس بتایا اوسنے کہا کہ یہہ نام تو کنیزونکے ہوتے ہین غرض
اسیطرح یہان تک آئے بشیر کہتے ہین کہ جب اونکو جناب امام علی نقی
علیہ السلام کیخدمت مین لے گیا حضرت نے اونسے مخاطب ہو کے فرمایا
کہ مین چاہتا ہون تجھے گرامی رکھون کونسا امر تیرے نزدیک بہتر ہے
آیا دس ہزار اشرفی تجھے دون یا شرف ابدی کی بشارت دون اونھنے
کہا کہ مین شرف ابدی کی بشارت چاہتی ہون مال نہین چاہتی ہون
آپ نے فرمایا کہ بشارت ہو تجھے ساتھ اوس فرزند کے جو بادشاہ مغرب

و مشرق عالم ہوگا اور زمین کو پُر از عدل و داد کریگا جسوقت کہ ظلم و جور سے بھرے گی اوسنے پوچھا کہ یہہ فرزند کس سے پیدا ہوگا فرمایا کہ اوس شخص سے کہ جسکے واسطے حضرت رسالتماب نے تیری خواستگاری کی تھی پھر آپ نے اوس سے پوچھا کہ حضرت مسیح اور اونکے وصی نے تیرا عقد کس شخص سے کر دیا تھا اوسنے کہا کہ آپ کے فرزند حسن عسکری علیہ السلام سے حضرت نے فرمایا کہ اونکو پہچانتی ہے اوسنے عرض کی جس روز سے مین بہترین زنان عالمیان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئی ہون فقط ایک شب گذری ہے کہ مینے اونکو نہین دیکھا ہے پھر حضرت نے کافور خادم سے فرمایا کہ توجاکے میری ہمشیر حکیمہ خاتون کو بلالا جب وہ تشریف لائین تو حضرت نے فرمایا کہ اے بہن یہہ وہی کنیز ہے جسکو مین تم سے کہتا تھا حکیمہ خاتون نے اونہین پیار کیا پھر آپ نے فرمایا کہ اسے اپنے گھر لیجائے اور واجبات اور سنن تعلیم کیجئے شیخ طوسی اور سید مرتضیٰ علیہ الرحمۃ معتبر حکیمہ خاتون سے روایت کرتے ہین کہ وہ کہتی ہین ایک روز جناب امام حسن عسکری علیہ السلام میرے گھر مین تشریف لائے اور نرجس خاتون کو تند نگاہ سے دیکھا مینے عرض کی کہ اگر آپ چاہین تو انہین آپ کی خدمت مین بھیج دون فرمایا کہ اے پھوپھی یہہ نگاہ از روے تعجب ہے کسواسطے کہ تھوڑے عرصے مین حقتعالے اوس سے ایک فرزند بزرگوار پیدا کریگا کہ عالم کو پر از عدل و داد کریگا حکیمہ خاتون فرماتی ہین کہ پھر مینے

عرض کی کہ اگر آپ کی خواہش ہو تو انہین آپ کے پاس بھیج دون فرمایا
کہ پدر بزرگوار سے پوچھ لیجئے مینے اپنے کپڑے پہنے اور جناب امام علی نقی
علیہ السلام کیخدمت مین حاضر ہوئی قبل اسکے کہ کچھ کہون امام علیہ السلام نے
معجزے سے فرمایا کہ نرجس کو میرے فرزند حسن عسکری کے پاس بھیجدیجئے
مینے عرض کی کہ مین اسی امر کے پوچھنے کو آئی تھی آپ نے فرمایا کہ اے خواہر
خدا کی مرضی یہہ تھی کہ تمہین اس ثواب مین شریک کرے اور خیر و حسنات سے
بہرہ عظیم عطا فرمائے حکیمہ خاتون فرماتی ہین کہ جب حضرت نے مجھے اجازت دی
تو مین اپنے گھر گئی اور اوس معدن فتوت و عفاف کا زفاف اپنے گھر مین
معین کیا بعد چند روز کے بھائی بزرگوار نے رحلت فرمائی اور جناب امام
حسن عسکری علیہ السلام امام اور جانشین حضرت کے ہوئے مین عادت کے
موافق اپنے بھتیجے کے پاس جایا کرتی تھی ایک روز جو گئی تو شام تک وہین
رہی جب آنیکا قصد کیا حضرت نے فرمایا کہ آج شب کو یہین رہ جاؤ کہ وہ فرزند
گرامی قدر پیدا ہونیوالا ہے کہ جس سے خداوند عالم تمام زمین کو ایمان اور
ہدایت سے معمور کریگا غرض مین رات کو نرجس خاتون کے پاس سو رہی اور
اونکی پیٹ اور پشت کو جو دیکھا تو مطلق حمل کا آثار نہین پایا مینے آپ سے
آکے کہا حضرت مسکرائے اور فرمایا کہ جب صبح ہوگی تو اثر ظاہر ہوگا اور انکا
حال مانند مادر موسی کے ہے کہ تا ہنگام ولادت کسیطرح کا تغیر اون پر ظاہر نہوا

اور کوئی اونکے حال سے مطلع نہوا کسواسطے کہ فرعون حضرت موسیٰ کے تلاش
مین زنان حاملہ کا پیٹ چاک کرواتا تھا اس عورت اور فرزند کا بھی حال
اس امر مین حضرت موسیٰ اور اونکی مان کے مانند ہے حکیمہ خاتون کہتی ہین کہ
ہر وقت مین خبر لیا کرتی تھی جب نماز شب پڑھکے مصروف دعا ہوئی تو نرجس
خاتون نے بھی وضو کیا اور نماز شب پڑھی اتنے مین صبح کاذب ہو گئی
اوسوقت تک کوئی اثر وضع حمل کا معلوم نہوا میرے دلمین شک گذرا
ناگاہ جناب امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے حجرے سے صدا دی
کہ اے پھوپھی شک نکرو کہ اب وقت قریب آیا ہے اوسیوقت نرجس خاتونکو
ایک اضطراب پیدا ہوا مین اسماے الٰہی پڑھکے دم کرنے لگی حضرت نے
فرمایا کہ سورہ انا انزلنا پڑھو جب مینے سورہ شروع کیا تو لڑکے نے بھی
اپنے مان کے بطن سے سورے کے پڑھنے مین میری ہمراہی کی مین بہت
خائف ہوئی پھر حضرت نے فرمایا کہ اے پھوپھی قدرت خدا سے تعجب نکرو
کہ پروردگار ہمارے بچونکو مان کے شکم مین گویا کرتا ہے اتنے مین نرجس
خاتون میری آنکھون سے غائب ہو گئین مین روتی ہوئی حضرت کے
پاس دوڑی گئی آپ نے فرمایا کہ کچھ اندیشہ نہ کیجئے وہین جائیے جب
مین پھر گئی تو نرجس خاتون کو موجود پایا اور اوسوقت اونکے چہرے پر
ایسا نور تھا کہ آنکھین خیرگی کرتی تھین اور دیکھا کہ ایک طفل رو بقبلہ سجدہ

پروردگار مین شہادتین پڑھ رہا ہے بعد اسکے ایک ایک المعون کا
نام لیا جب اپنے نام تک پہونچا تو کہا کہ خداوندا جو تو نے نصرت کا
وعدہ میرے ساتھہ کیا ہے وفا کر اور میرے امر خلافت علاوہ امامت کو
تمام کر پھر جناب حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا کہ فرزند کو میرے سے آؤ
حکیمہ خاتون کہتی ہین کہ مین صاحبزادے کو حضرت کی خدمت مین لے گئی
آپ نے زبان مبارک اوس معصوم کے موہنہ مین دی پھر مینے دیکھا کہ بہت
سے جانور آپ کے سر اقدس پر جمع ہوئے جناب امام حسن عسکری علیہ
السلام نے ایک جانور سے فرمایا کہ اس لڑکے کو لیجا اور حفاظت کر
ہر جمعہ کو میرے پاس لانا وہ جانور جناب صاحب علیہ السلام کو لیکے
آسمان کیطرف اوڑ گیا نرجس خاتون یہہ دیکھ کے رونے لگین حضرت نے
بہت تشفی دی اور فرمایا کہ تم نہ گھبراؤ تمہارے سوا یہہ کسی کا دودہ نہ پئیگا
حکیمہ خاتون فرماتی ہین کہ بعد وفات جناب امام حسن عسکری علیہ السلام مین
ہمیشہ جناب صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت جایا کرتی تھی جسوقت کہ
جناب حسن عسکری علیہ السلام نے رحلت فرمائی تھی جناب صاحب علیہ
السلام کا سن پانچ برس کا تھا معتمد لعین نے بعد شہادت جناب حسن
عسکری علیہ السلام کے تین آدمیونکو اور بروایتے پانچ آدمیونکو جناب
صاحب علیہ السلام کے تلاش کیواسطے حضرت کے مکان مین بھیجا جب

وہ سب مکان مین داخل ہوئے تو اونکو ایک سرداب نظر آیا جب اوسکے
اندر جانے کا قصد کیا تو دیکھا کہ ایک دریا ہے اوسکے درمیان مین ایک مرد
بوریا بچھائے نماز پڑھ رہا ہے ایک نے قدم آگے بڑھایا غرق ہوگیا دوسرا
بھی اسیطرح ہلاک ہوا تیسرے نے جاکے خلیفہ سے یہہ حال بیان کیا اوسنے
کہا کہ کسی پر ظاہر نکرنا ورنہ تجھے قتل کرونگا۔

دوسرا شگوفہ غیبت مین

اوپر معلوم ہوچکا ہے کہ ہر نبی کیواسطے جب تک اوسکا دین جاری ہے
کوئی نکوئی حافظ احکام اور شریعت ضرور چاہئے اور یہہ بھی ثابت ہے
کہ ہمارے نبی خاتم الانبیا ہین اور آپ کا دین قیامت تک جاری رہیگا
تو ضرور ہے کہ قیامت تک کوئی اوسکا حافظ ہو اور ایسے حافظ کے لیئے
بھی وہی دلایل عصمت اور افضلیت متحقق ہین تو معصوم افضل صاحب
معجزات بعد نبی سوائے امام کے کون ہوسکتا ہے اس سے ظاہر ہوا کہ اس زمانے
مین بلکہ ہر زمانے مین امام موجود ہین چنانچہ فریقین مین حدیث ہے مَنْ
مَاتَ وَلَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهٖ مَاتَ مِیتَةً جَاهِلِیَّةً یعنی
جو مرجاوے اور اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانے تو وہ کافروںکی موت مرا اس
حدیث کے روسے ضرور ہے کہ ہمارے زمانے مین بھی کوئی امام ہے

علاوہ اسکے یہہ بھی حدیث فریقین ہے کہ جناب رسولخدا نے قریب وفات فرمایا
انی تارک فیکم الثقلین الخ یعنی تم لوگون مین دو امر عظیم چھوڑکے
دنیا سے جاتا ہون ایک کتاب خدا اور دوسرے اپنی عترت اگر ان دونو کے
ساتھہ متمسک ہوگے تو ہرگز میرے بعد گمراہ نہوگے جب تک قیامت مین حوض کوثر پر میرے
پاس آئین اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ پیغمبرؐ نے کتاب خدا اور اوسکے حافظ
اور مفسر کو قیامت تک چھوڑا اور یہہ امر عند العقل نہایت واضح ہے کہ اگر
کبھی زمین حجت خدا سے خالی ہو تو حقتعالی کے اتمام حجت مین نقص لازم
آئیگا یہہ اوسکے لطف کے خلاف ہے کیونکہ کسی دین کا قایم رکہنا اور اوسکے
کسی حافظ اور ہادی کا قایم نرکھنا قبیح ہے اور خدا اس سے بری ہے بہرکیف
ان دلیلون سے ہر زمانہ مین کسی امام کا ہونا ضرور ہے لیکن اس زمانہ مین اب کون امام ہے
اسکا تعین کرنا دلایل سمعیہ و نقلیہ سے ثابت ہے اور حدیث جناب رسولخدا اور آیمہ ہدیٰ سے حضرت کے
وجود اور ظہور مین بہت ہین بسبب طوالت کے درج نکئے چنانچہ سنیونکی کتابون مین بھی
ایسی حدیثین موجود ہین حافظ ابونعیم نے چالیس حدیثین صحاح مین سے جناب صاحب الزمان علیہ السلام
صفات اور احوال اور اسم اور نسب مین روایت کی ہین اور مسند ابن داؤد اور ترمذی مین
ابن مسعود سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ اگر دنیا مین سے

نرہا ہو مگر ایک روز البتہ حقتعالی اوس روز کو طولانی کریگا یہان تک
کہ اوٹھیگا اوس روز ایک مرد میری امت مین سے یا میرے اہلبیت سے نام اوسکا
موافق میرے نام کے ہوگا اور وہ پُر کریگا زمین کو عدالت سے جسوقت کہ ظلم و جور سے
پُر ہوئی ہوا ور جو روایت ابوادیان سے جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کے
حال وفات مین لکھی گئی اوس سے بھی جناب امام مہدی علیہ السلام کا امام
برحق ہونا معلوم ہوا اور بعد اوسکے پھر کوئی امام منصوص نہین ہی تو لا محالہ
وہی جناب امام زمانہ ہین اور ابتک قایم اور موجود ہین اور قیامت تک رہینگے
اور یہہ امر ثابت ہوا کہ امام کا زندہ اور موجود ہونا ضروری ہے لیکن ہر زمانے مین
اونکا ظاہر ہونا ضرور نہین ہے بنا بر بعض مصالح پروردگار کے غایب ہین جسطرح
حضرت موسیٰ اور عیسیٰ اور ادریس اور یونس علیہم السلام غایب ہوئے کہ انکا قصہ سنیونکی
کتاب مین بھی موجود ہے اسیطرح امام زمان بھی بعض مصلحت سے اور موافق حکم خدا
غایب ہوئے پھر ظاہر ہونگے پس سنیونکا اعتراض باقی نرہا جو انبیا کی غیبت مین جواب دینگے
وہی جواب حضرت کی غیبت مین بھی ہوگا اور جناب محمد احمد شعب ابوطالب مین یا
مکہ سے مدینہ تشریف لیگئی تھی تو غار مین پوشیدہ رہے اور اگر کوئی کہے کہ امام غایب سے خلق کو کیا نفع ہے
تو ہمکو اوسکی منافع پر مطلع ہونا کچھہ ضرور نہین ہے خدا کے مصالح انسان نہین سمجھہ سکتا ہے

کہ انبیا اور امام کیون غائب ہوئے باانیہمہ بہت سے منافع کتب مبسوطہ مین
مندرج ہین منجملہ اوسکے ایک یہہ ہے کہ بعض لوگون کا مثلاً ایمان پر قایم رکھنا
حقتعالی کو منظور ہے اِسلئے کہ زمانہ ظہور مین احکام شریعت کا تشدد زیادہ ہوگا
وہ تاب نہ لاسکینگے کافر ہوجائینگے جیسا کہ طلحہ اور زبیر کو عطا مین جناب امیر المومنین
علیہ السلام نے ایک غلام کے مساوی کیا اور وہ باعث اونکے کفر و نفاق کا ہوا
اور دین اور اہل دین کو ضرر پہنچا اور علاوہ اِسکے حضرت کے قدم مبارک
کی برکت سے انواع انواع بلائین دفع ہوتی ہین اور گنہگارون پر عذاب نازل
نہین ہوتا ہے بلکہ خدا رحمت اور برکت نازل فرماتا ہے کہ پانی برستا ہے
دانا پیدا ہوتا ہے مومنین انتظار مین ثواب پاتے ہین معاندین کے
قلوب کا امتحان ہوتا ہے بہرحال زمانہ غیبت مین بھی عالم پر آپکا فیضان
اسطرح ہے جسطرح آفتاب ابر مین ہوتا ہے اور اوس سے خلق کو فیض
پہونچتا ہے اور قطع نظر اِسکے زمانہ غیبت مین بھی اکثر شیعہ خاص برابر
مستفید ہوتے رہے اور یہہ جو اہل سنت کہتے ہین کہ امام مہدی اب پیدا
ہونگے سراسر خلاف ہے اِسواسطے کہ جب تک پیدا نہون تو اوس وقت تک
زمین کا حجت خدا سے خالی رہنا لازم آتا ہے اور یہہ باطل ہے علاوہ اگر
اب پیدا ہون تو منصوب من اللہ بلا واسطہ انسانی ہو نہین سکتی کیونکہ
نبوت ختم ہو چکی اگر منصوب بواسطہ انسانی ہون تو وہ انسان پیغمبر یا

امام ہوگا اور پیغمبر ہو گیارہ امام جناب امام حسن عسکری علیہ السلام تک سب کے
سب دنیا سے جا چکے اب کس کیواسطے سے وہ امام جدید منصوب ہو گا
پس ضرور ہے کہ جسکو جناب امام حسن عسکری علیہ السلام نے منصوب کر دیا
یعنی جناب امام مہدی علیہ السلام وہی امام برحق اور قیامت تک زندہ
اور قایم ہین اب جاننا چاہئے کہ وہ جناب کثرت معاندین اور مخالفین
کیوجہ سے یا کسی اور مشیت خدا سے بحکم خدا برابر زمانہ ولادت سے
غائب رہے یہانتک کہ پرورش اوس جناب کی بھی پوشیدہ طور پر
ہوئی جیسا کہ حال ولادت مین معلوم ہوا اور بعد امامت بھی برابر غائب
رہے اور ظاہر کم ہوئی چنانچہ غیبت صغری مین ساٹھ برس تک خلایق کی
نظروں سے پوشیدہ رہے بعضون نے چوہتر برس بھی لکھا ہے اوس
زمانے مین بھی بہت معجزات اوس جناب سے ظاہر ہوئی کہ جنکی تحریر
باعث طوالت ہے اکثر شیعہ بذریعہ وکلا اپنی مشکلین حل کرتے تھے
وکیلو نمین سے حضرت کے پہلے عثمان ابن سعید عمری تھے بعد اونکے بیٹے اونکے
ابو جعفر محمد بن عثمان اور بعد اونکے ابو القاسم حسین بن روح بعد اونکے
شیخ ابو الحسن علی بن محمد السمری تھے توقیعات اور احکام حضرت کے
ان بزرگون کے پاس آتے تھے اور بذریعہ انہین وکلا کے مومنین
مسائل پوچھتے تھے بعد اوسکے غیبت کبری ہوئی اوس زمانے سے بھی

اکثر معجزے ظاہر ہوئے اور اکثر مومنونکو ملازمت حاصل ہوئی کہ اسکا ذکر کتابونمین
لکھا ہے منجملہ اوسکے ایک حکایت تیمناً لکھی جاتی ہی منقول ہے کہ عہد مستنصر
عباسی مین اسمعیل بن حسین کے پاؤن مین کہ وہ رہنے والا ہرقل توابع حلّے کے
کا تھا ایک زخم بہت بڑا پیدا ہوا کہ ہر فصل بہار مین وہ شق ہو جاتا تھا اور
اوسمین سے ریم اور خون جاری ہوتا تھا اوسکے درد والم سے زندگانی اوسکو
تلخ ہو جاتی تھی وہ حلّے مین جناب سید رضی الدین بن طاؤس کی خدمت مین آیا
اور اپنا حال بیان کیا جناب سید نے جراحونکو بلا کے دکھایا سب نے بالاتفاق کہا کہ
یہہ زخم رگ اکحل پر ہے نشتر دینے مین خوف ہلاکت ہے اور بے نشتر کے اچھا ہونا ممکن نہین ہے
جناب سید اوسکو بغداد لیگئے وہان کے جراحون نے بھی وہی کہا صاحب کشف الغمہ اوسکے بیٹے
سے روایت لکھتے ہین کہ وہ کہتا ہے کہ میرا باپ بیان کرتا تھا کہ جب مین مایوس ہوا تو بقصد زیارت
سامرہ گیا وہان بعد زیارت امامین ہمامین علیہما السّلام رات کو سرداب جناب صاحب الامر
علیہ السّلام مین جاکے استغاثہ کیا اور دیر تک رہتا رہا چونکہ کپڑے خون زخم سے آلودہ ہو گئے تھے
علی الصباح دجلے پر جاکے دھوئے اور اس قصد سے غسل کیا کہ دوبارہ زیارت کر لون تو گھر
چلون جب غسل کر کے سرداب کیطرف روانہ ہوا اثنائے راہ مین چار سوار
دیکھے کہ چلے آتے ہین مین سمجھا کہ شرفائے اطراف سے ہونگے جب

قریب آئے تو دیکھا کہ دو آدمی تلوارین باندھے ہین کہ ایک اونمین سے کم سن خط نو دمیدہ ہے اور ایک اون چارون سے بوڑھا نیزہ ہاتھ مین لئے ہے اور ایک نقاب پوش تحت الحنک باندہے تلوار حمایل کئے ہوئے ہے جب وہ سب قریب آئے تو مجھے سلام کیا مینے جواب سلام دیا نقاب پوش نے پوچھا کہ کل تیرا قصد جانیکا ہی مینے کہا کہ ہان اوسنے گھوڑے سے جھک کر میرے زخم کو اسطرح فشار دیا کہ اوسوقت مجھے تکلیف ہوئی بوڑھے سوار نے پکار کے کہا کہ افلحت یا اسماعیل مجھے نہایت تعجب ہوا کہ اسکو میرا نام کیونکر معلوم ہوا پھر اوسنے مجھسے کہا کہ تو اس مرض سے خلاص او[illegible]گا جسنے تیرا زخم دبایا وہ امام ہے مسلام مینے دوڑکے رکاب کو بوسہ دیا [illegible] مین پیچھے پیچھے جزع فزع کرتا ہوا دوڑ پوچھا تا تھا آپنے فرمایا کہ پھر جا [illegible] خدمت جدا نہوگا پھر فرمایا کہ پھر جا مصلحت یہی ہے پھر مینے وہی کہا [illegible] کہا کہ امام علیہ السلام نے دو مرتبہ تجھے فرمایا کہ تو پھر جا خلاف حکم امام کرتا ہی یہ سنکے ناچار کھڑا ہو رہا پھر حضرت نے پھر کے ارشاد کیا کہ جب تو بغداد مین جائیگا تو مستنصر تجھے بلا کی بہت زر و مال دیگا لیکن کچھ نہ لینا میرے فرزند رضی سے کہنا کہ تیرے بارہ مین علی بن عوض کو لکھے اور مین اوس سے تیری سفارش کردونگا جو کچھ تیرا مطلب ہوگا بر آئے گا مین اوسی جگہہ متحیر کھڑا تھا

کہ امام علیہ السلام غائب ہو گئے دست تاسف ملتا رہ گیا پھر وہانسے سامرہ
گیا اوسوقت میرے چہرے سے ملال اور تحسر ظاہر تھا لوگون نے پوچھا کہ
اسوقت کیون تیرا چہرہ متغیر ہے آیا کوئی آزار تازہ ہوا ہے یا کسی سے
نزاع ہوئی ہے مینے کہا کہ یہہ تو بتاؤ کہ تم سب نے بھی یہہ چار سوار جو
ابھی گئے اونکو دیکھا تھا سب نے کہا کہ ہان شرفائے اطراف سے ہونگے
مینے کہا کہ نہین امام زمان علیہ السلام تھے سب نے پوچھا کہ تمنے اپنا زخم دکھایا
تھا مینے کہا کہ ہان حضرت نے خود اوسے دست مبارک سے دبا دیا اب
مجھے کچھ درد والم نہین ہے سب نے میرا پاؤن کھول کے دیکھا تو کہین
زخم کا نشان بھی نہ تھا یہان تک کہ مجھے بھی شک گذرا کہ میرے کس پاؤن
مین زخم تھا مینے دونو پاؤن اپنے کھول کے دیکھے کہین زخم کا نشان بھی نہین
پایا اِس عرصے مین بہت آدمی جمع ہوئے اور ہر شخص مجھسے پوچھتا تھا اور
میرے کپڑے کو تبرکا سب پھاڑ کے لیئے جاتے تھے مین رات کو وہین
رہ گیا اور دوسرے کپڑے پہنے جب صبح ہوئی تو ہزارون خلایق جمع
ہوئے اور مشایعت کر کے مجھے بغداد لے چلے جب مین شہر کے قریب
پہونچا تو دیکھا کہ ہزارہا آدمی پل پر جمع ہین اور ہر شخص آکے میرا نام اور حسب
ونسب پوچھتا ہے اور کپڑا میرا پھاڑ پھاڑ کے لیئے جاتا ہے وہان اِسقدر
ہجوم تھا کہ نفس میرا تنگی کرنے لگا اس عرصے مین سید رضی الدین بہت سے

آدمی ساتھہ لیئے ہوئے تشریف لائے اور خلایق کو میرے پاس سے جدا کیا
اور مجھسے سب کیفیت پوچھی جو حال گذرا تھا بیان کیا وہ سنکے غش کر گئے
جب افاقہ ہوا فرمایا کہ وزیر نے مجھے بولا کے کہا کہ مشہد سے یہہ خبر لکھہ کے
آئی ہے اگر آپ اوس شخص سے آشنا ہون تو جلد میرے پاس لے آئیے
سید مجھے اپنے ساتھہ وزیر کے گھر لیگئے اور فرمایا کہ یہہ میرا بھائی اور دوست ہے
وزیر نے مجھسے حقیقت حال سنکے تصدیق کلام کے لئے اون جراحونکو کہ جنہون نے
میرے زخم کو دیکھا تھا طلب کیا اور پوچھا کہ تم سبنے انکا زخم دیکھا تھا سب نے کہا دیکھا تھا
اوسکے علاج مین خوف ہلاکت ہے وزیر نے جراحونکو قریب بلایا اور دونو
پاؤن میرے کھلوائے خود دیکھے اور جراحون کو دیکھایا سب کو تعجب ہوا
اوسوقت ایک طبیب نصرانی حاضر مجلس تھا اوسنے کہا کہ یہہ کام حضرت
مسیح کا ہے پھر وزیر مجھے مستنصر کے پاس لے گیا مینے اوس سے بھی اپنا
قصہ بیان کیا اوسنے ہزار دینار مجھے دیئے مینے حسب ارشاد امام قبول
نہ کیا اوسنے پوچھا کہ تم کسکے خوف سے نہین لیتے ہو مینے کہا کہ جسنے مجھے
اچھا کیا اوسنے کہا تھا کہ اگر بادشاہ تجھے کچھہ دے تو ہرگز نہ لینا یہہ سنکے
مستنصر رونے لگا۔

تیسرا شگوفہ رجعت مین اور اسمین چار پنکھڑیاں ہین

پہلا ثمرہ معنی رجعت مین

کتاب حق الیقین مین لکھا ہے کہ رجعت کا بھی اعتقاد کرنا ضروریات دین سے ہے پس معلوم ہوا کہ امام زمانہ جناب صاحب الامر علیہ السلام زندہ اور موجود خلایق کی نظرونسے پوشیدہ اور غائب ہین جب حقتعالی کی مصلحت ہوگی ظہور فرمائینگے انشاء اللہ تعالی اوسوقت بندگان صالحین سے جو نیک تر ہونگے وہ بھی زندہ کیئے جاینگے کہ اوس جناب کا عروج حکومت مشاہدہ کرین اور سعادت حضوری اور شراکت جہاد وغیرہ سے کامیاب ہوکر ذخیرہ حسنات جمع کرین اور منافقین اور کفار سے جو شقی تر ہونگے وہ بھی زندہ کیئے جائینگے کہ ترقی دین اور رونق اسلام کو دیکھ کے اونکے لیے زیادہ ندامت اور حسرت ہو اور کفر و نفاق کی عقوبت دار دنیا مین بھی پائین اور باقی لوگ قبر مین رہینگے انہین امور کو رجعت کہتے ہین چنانچہ من لا یحضرہ الفقیہ مین شیخ ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ جناب جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ ہم سے نہین ہے کہ جو کوئی رجعت کا ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال نجانے اور آیات اور احادیث نص رجعت مین بہت ہین چنانچہ ملا علیہ الرحمہ نے بحار الانوار کی تیرہوین جلد مین مفصل ارقام فرمایا ہے اور اہل سنت جو کہتے ہین اور تعجب کرتے ہین کہ امام آخر الزمان موجود نہین ہین اسلیئے کہ انسان کا اتنے عرصے دراز تک

زندہ رہنا کیونکر ہو سکتا ہے اس قول پر ان کے مجھے تعجب ہے امامت کا
تو انکار کرتے ہی تھے خدا کی قدرت کا بھی انکار ہو گیا حالانکہ خود بھی قایل ہین
کہ دوستان خدا سے حضرت خضر اور حضرت عیسیٰ اور حضرت الیاس اور
حضرت ادریس علیہم السلام اب تک زندہ ہین اور دشمنان خدا سے ابلیس
اور دجال جیتا ہے کہ حضرت کے زمانہ غیبت سے کہین پہلے یہ سب نظر
خلائق سے غائب ہوئے اور اب تک موجود ہین اور ظاہر ہو کہ اکثر آیات
اور احادیث سے جناب رسولخدا کا بھی رجعت کرنا ثابت ہوتا ہے اور اکثر
احادیث صحیحہ اور معتبرہ سے آئمہ علیہم السلام کی بھی رجعت ثابت ہوتی ہے
لیکن خصوصیات ان حضرات کی رجعت کی معلوم نہین کہ آیا جناب صاحب الامر
علیہ السلام کے ساتھ رجعت فرمائینگے یا قبل یا بعد اور بعض احادیث سے
ثابت ہوتا ہے کہ بترتیب امامت رجعت ہوگی اور قاتلان آیمہ علیہم السلام بھی
زندہ ہو کے سزا پائین گے واللہ یعلم۔

دوسرا ثمرہ حضرت کے علامات ظہور مین

ہر چند آپ کے ظہور کی علامتین بہت ہین چند لکھی جاتی ہین۔
پہلی ایک شخص نسل بنی عباس سے یمن مین خروج کریگا۔
دوسرے ایک مرد سفیانی نسل یزید بن معاویہ بن ابی سفیان

کہ نام اوسکا عثمان بن عتبہ ہوگا حضرت کے ظہور سے سات مہینے پہلے
ملک شام مین خروج کریگا اوسکا حلیہ یہہ ہے کہ چار شانے قد میانہ سر اوسکا
بڑا مکروہ صورت دل کا اندھا ظاہر مین واحد العین لیکن کانا نہوگا۔
تیسرے خلاف قاعدہ منجمین مہینے کی پانچوین تاریخ یا آخر ماہ مین چاند
گہن اور نیمہ ماہ مین سورج گہن ہونا۔
چوتھی سفیانی ملعون شام سے ایک لشکر خانہ کعبہ گرانے کے واسطے
بھیجے گا درمیان مکہ اور مدینہ کے جب پہونچیگا تو بحکم خدا قارون کیطرح سب کے
سب زمین مین فرو ہو جائینگے فقط دو آدمی بچ رہین گے ایک فرشتہ
آکے اون دونو کو طمانچہ ماریگا کہ اونکا موہنہ پیچھے کو پھر جائیگا اونہین سے
ایک کا نام مہدی ہوگا فرشتہ اوسکو اوسی حال خراب سے سفیانی کے
پاس بھیجے گا دوسرے کا نام بزید ہوگا اوسے وہ وہان لیجائیگا جہان جناب
صاحب الامر علیہ السلام تشریف رکھتے ہونگے وہ آپ کیخدمت مین خبر دیگے
ایمان لائیگا حضرت اوسکے موہنہ پر دست شفقت پھیرین گے موہنہ اوسکا
درست ہو جائیگا
پانچوین جب زمانہ ظہور قریب ہوگا حضرت کے ملازمون سے ایک شخص
کہ نام اوسکا محمد بن حسن اور لقب اوسکا نفس ذکیہ ہوگا وہ گھبرا کے کثرت
شوق سے پہلے خروج کریگا اہل مکہ درمیان رکن اور مقام کے اوسکا

سرکاٹ کے سفیانی کے پاس بھیجدینگے۔

چھٹھین خروج دجال ہے کہ اسکا حال تفصیلی آگے لکھا جائیگا۔

ساتوین صیحہ یعنی پکارنا حضرت کے ظہور سے ایک دن پہلے جبرئیل آسمان پر صبح کیوقت آواز دینگے کہ یہہ مہدی آل محمد ابو القاسم ہین اونکی اطاعت کرو کہ ہدایت اور نجات پاؤگے اور نافرمانی اور مخالفت نکرو کہ گمراہ ہوگے اور یہہ آواز اہل آسمان اور زمین ملایکہ جن انسان سب سنینگے پھر اوسی روز شام کو شیطان ملعون رجیم کیطرف زمین پر پکاریگا کہ عثمان بن عتبہ جسنے شام مین خروج کیا ہے تمہارا پروردگار ہے اوسکی اطاعت کرو کہ ہدایت پاؤگے اور مخالفت نکرو کہ گمراہ ہوگے شیطان کی یہہ آواز سنکے جنکے ایمان ضعیف ہین گمراہ ہوجائینگے دوسرے دن اوسکے آپ ظہور فرمائینگے انشاء اللہ تعالےٰ۔

تیسرا ثمرہ جناب صاحب الامر علیہ السلام کے ظہور موفور السرور کے بیان مین

حضرت کے حالات ظہور بہت ہین یہان بطور مختصر لکھا جاتا ہے منقول ہے کہ محرم کی دسوین تاریخ سال طاق مین روز جمعہ یا شنبہ کو مسجد کوفے مین انشاء اللہ تعالےٰ وہ نیر آسمان امامت آفتاب کیطرح افق غیب سے طلوع اور ظہور فرمائیگا اوسوقت حضرت کے چہرہ مبارک کا رنگ سرخ اور سفید اور پیشانی مبارک کشادہ اور

داہنے طرف ایک خال نورانی ستارے کیطرح تابان ہوگا اور حضرت کے سیمائے
پاک سے اگرچہ سن شریف بہت ہوگا لیکن چالیس برس کی عمر معلوم ہوگی اوسوقت
حضرت کا علم خود بخود کھل جائیگا اور بزبان فصیح کہے گا اے ولی خدا تلوار کھینچ
دشمنان خدا کو قتل کرو اور تلوار بھی خود بخود غلاف سے باہر آئیگی اور یہی
کہیگی اور قبل از ظہور حضرت خلایق جسوقت خواب مین ہونگے حضرت
جبریل اور حضرت میکائیل جناب صاحب الامر علیہ السلام کیخدمت مین
آئینگے حضرت جبریل اوس جناب سے کہینگے کہ پیش خدا آپ کا قول مقبول ہے
جو چاہئے فرمائے حضرت دست مبارک روے انور پر پھیرینگے اور کہینگے الحمد للہ
حقتعالی نے وعدہ وفا کیا اور تمام روے زمین پر مجھے اختیار بخشا پھر مکہ معظمہ
مین ظہور فرمائینگے خانہ کعبہ کیطرف پشت کرکے کھڑے ہونگے اور فرمائینگے
بَقِيَّةُ اللهِ خَيْرٌ لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنُونَ یعنی بقیہ اللہ بہتر ہے تمہارے
واسطے تمہارے اگر ہو تم سب مومن بعد اسکے ارشاد کرینگے اَنَا بَقِيَّةُ
اللهِ وَحُجَّتُهُ وَخَلِيْفَتُهُ عَلَيْكُمْ یعنی اہلبیت رسول کا باقی ماندہ
اور خدا کی حجت اور خلیفہ اوسکا تم سب کیواسطے مین ہون پھر باآواز
بلند ارشاد کرینگے کہ اے خاصان خدا تمہین پروردگار نے میرے واسطے
مخصوص کیا ہے خوشی اور رغبت سے میرے پاس آؤ حضرت کی یہہ آواز
مغرب سے مشرق تک جہان جہان خاصان خدا ہونگے پہونچیگی بعضے صبحکو

جو اوٹھینگے اپنے کو حضرت کی خدمت مین دیکھینگے لکھا ہے کہ یہہ آواز سُنکے
جو بندہ مومن فوراً بہ نیّت خالص حضرت کیطرف جانیکا قصد کریگا اوسکے
واسطے معجزہ طی الارض ہوگا یعنی زمین سمٹ جاگی وہ شخص اوسیوقت خدمت
امام مین مشرف ہوجاگا اوسوقت تین سو تیرہ آدمی حضرت کی خدمت مین
جمع ہونگے بعد اِسکے آپ مکہ معظمہ مین اِسقدر توقف فرمائینگے کہ دس ہزار آدمی
جمع ہونگے پھر وہ جناب مدینہ منورہ کیطرف توجہ کرینگے جبریل لشکر کے داھنے
میکائیل بائین اسرافیل آگے آگے ہونگے پہلے اپنے جد بزرگوار جناب رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار اقدس پر تشریف لائینگے اور خلایق کو جمع کرکے
حکم کرینگے کہ ابوبکر اور عمر کے اجساد نجس کو قبر وںنسے باہر نکالو اوسوقت یہہ
دونو ملعون ایسے تروتازہ نکلینگے کہ گویا ابھی مرے ہین یہہ دیکھ کے
سنیون کا اعتقاد زیادہ ہوگا پھر بحکم حضرت دونو کی لاشونکو ایک درخت
خشک کی شاخ مین لٹکائینگے فی الحال وہ درخت تروتازہ ہوجاگا اور
بھی سنیونکا اعتقاد زیادہ ہوگا اوسوقت منادی حضرت کیطرف سے ندا کریگا
کہ سنی اور شیعہ علحدہ علحدہ ہوجائین سنیونکو حکم فرمائینگے کہ انسے تبرا اور
بیزاری کرو وہ سب کہینگے کہ ہمنے انکی لاشون سے ایسی کرامتین دیکھین
کیونکر بیزار ہون اوسوقت ایک ایسی ہوا سے تند و سیاہ آئیگی کہ دشمنان
خدا سب ہلاک ہوجائینگے اور لاشونکو درخت سے اوتروا کے زندہ کرینگے

پھر ابتدائے خلقت سے اوس زمانے تک جس جس نے جو جو گناہ کیے ہین
وہ سب گناہ اون دونو پر آپ ثابت کرینگے اور وہ اقرار کرتے جائینگے
ہر گناہ کے عوض آپ اونھین قصاص کا حکم دینگے بعد قصاص اوسی درخت مین
سرنگون لٹکائے جائینگے اور زمین سے ایک آگ پیدا ہوگی کہ ان دونو نکو
جلا کے خاک سیاہ کردیگی پھر ایک ہوا آئیگی کہ اوس خاک کو اوڑا کے منتشر
کردیگی اسیطرح ہر روز ہزار بار یہہ دونون زندہ ہونگے اور جل کے خاک
اونکی برباد ہوتی رہیگی بعد اسکے حضرت کوفے کیطرف متوجہ ہونگے اوسوقت
چالیس ہزار آدمی اور چالیس ہزار فرشتے اور چالیس ہزار جن فوج اسلام
مین ہونگے کوئی حرام جانور اور کافر یا مشرک یا سنی باقی نرہیگا دجال
بھی مارا جائیگا سب مومن اور شیعہ ہونگے تمام روئے زمین پر حضرت کا قبضہ ہوگا

چوتھا ثمرہ دجال بدمآل کے حال مین

اسکا حال زمانے کے غرائب حوادث سے ہے وہ ایک کافر قوم کا یہودی
ساحر ہے کہ سحر مین نہایت مہارت اور کمال رکھتا ہے زمانہ جناب
رسالت مآب مین پیدا ہوا تھا منقول ہے ایک روز جمعہ کو جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ دو فرسخ مدینہ طیبہ سے ایک قریہ مین تشریف
لیگئے تھے اوس جگہہ کو دیکھ کے فرمایا کہ یہان دجال پیدا ہوگا اوسکے باپ کا
نام صیاد اور ماں کا نام کاہنہ او قطامہ ہے چہارشنبہ کو اوس ہفتے کے

دوپہر کو دجال پیدا ہوا جب زمین پر آیا فوراً بیٹھا اور باتین کرنے لگا ہر گھڑی
اپنے اوصاف بیان کرتا تھا اور ساعت بساعت بڑھتا جاتا تھا جو کچھ
جسکے دل مین ہوتا تھا اوسکو بیان کر دیتا تھا اور اوسکی ایک آنکھ دانہ
انگور کیطرح باہر نکلی ہوئی تھی اور دوسری آنکھ کا کچھ نشان نہ تھا اوسیوقت
چہرے پر بڑی سی داڑھی نکل آئی ایک روز عبداللہ بن مسعود اور محمد بن
مسلمہ اوسکی کیفیت سنکے دیکھنے کو اوس قریہ مین گئے دیکھا کہ اوسکی
پیشانی پر ک ف ر یعنی کفر بحروف جداگانہ لکھا ہے خدمت جناب سالتمآب
مین حاضر ہوکے جو دیکھا تھا بیان کیا دوسرے روز خود حضرت ابن مسعود
اور عمر کو ساتھ لیکے اوس قریہ مین تشریف لیگئے اور دونو سے فرمایا کہ الدخ
الدخان اپنے دل مین رکھو کہ امتحان کرین دجال کیا کہتا ہے جب دروازے پر
پہونچے عمر نے زنجیر ہلائی قطامہ باہر نکل آئی اور سب کو گھر مین لے گئے
حضرت نے ملاحظہ فرمایا کہ دجال چار زانو بیٹھا اپنے کو ننگا جھل رہا ہے
اور لحظہ لحظہ بڑا ہوتا جاتا ہے بہت خلایق تماشے کو جمع ہین ہر طرح کی باتین
ہر شخص سے کرتا ہے آپ نے فرمایا گواہی دے کہ خدا واحد ہے اور مین
اوسکا رسول برحق ہون دجال نے کہا کہ آپ گواہی دیجیے کہ مین خدا ہون
فرمایا کہ خدا تجھے ہلاک کرے پھر حضرت نے دعوت اسلام کی اوس کافر نے
وہی جواب دیا جب حضرت اوسکے اسلام سے نا یوس ہونے پوچھا کہ ہمارے

دلمین کیا ہے فوراً اوسنے کہا الدوحم الدوخان آپ نے فرمایا کہ خدا تجھے ہلاک کرے
فی الحال ثانی دجال سگ زرد برادر شغال یعنی عمر بدافعال نے تلوار نکال کے
اوسکے سر پر ماری خط بھی نہ پڑا وہ تلوار پلٹ کے اوسی کے سر پر لگی خون بہنے لگا
حضرت نے ارشاد کیا کہ مشیت خدا مین چارہ نہین ہے اور دست مبارک
عمر کے سر پر پھیرا فوراً اچھا ہو گیا حضرت وہان سے اپنے دولتخانے پھر آئے
دجال بدسگال بھی اوسیوقت مدینہ مین آیا جب خلایق نے اوسکی خلقت
عجیب اور ہیئت غریب دیکھی تو سب جمع ہوئے وہ درمیان پہاڑونکے کھڑا ہو
اور ایک بہت بڑا پتھر اوٹھا کے راہ پر رکھ دیا کہ آمد رفت موقوف ہو گئی
سب پہاڑ مین قید ہو گئے عمر دور کھڑا تھا بھاگ کے حضرت کیخدمت مین
آیا اور حقیقت حال بیان کی آپ اوسیوقت مع حاضرین صحبت اوٹھ کھڑے
ہوئے اور وہان تشریف لیگئے سب کو قید مین دیکھ کے دست حق پرست
بلند کئے اور دعا کی خداوندا اس شریر کے شر سے میری امت کو محفوظ رکھ
اوسیوقت ایک مرغ آسمان سے آیا اور اوسکو اپنے چنگل مین اوٹھا کے
لے گیا ہر چند دجال تضرع اور زاری کرتا تھا لیکن پنجہ مرغ سے رہا نہوا
اب وہ ایک جزیرے مین حکم خدا سے قید ہے اور طوق و زنجیر مین معلق
لٹکا ہے منقول ہے کہ خروج دجال کے تین سال پہلے حقتعالی آسمان کو
حکم فرمائیگا کہ ثلث پانی نہ برسائے اور دوسرے سال دو ثلث اور تیسرے

سال مطلق پانی نہ برسے گا رحمت خدا دنیا سے موقوف ہوجاگی یہانتک
کہ ایک گھانس زمین سے پیدا نہوگی اور قحط اس درجہ ہوگا کہ خلایق ہلاک
ہونے لگے گی اوسوقت وہ ملعون خروج کریگا پہلے ایک پہاڑ پر جاکے
اسباب ضلالت جمع کریگا بعد اوسکے اپنے گدہے پر وہ گدہا سوار ہوگا اور
اوس گدہے کی ہئیت یہہ ہے کہ تمام بدن مین اوسکے سرخ گل ہین اور
شانے سے زانو تک سیاہ ہے اور زانون سے سمون تک سفید ہے اوس
گدہے کے دونو کانون کے بیچ مین ایک میل کا فاصلہ ہے اور قد اوسکا
نو میل بلند ہے اور تیس میل لانبا ہے اور رفتار مین درمیان ہر قدم کے
تین میل کا فاصلہ ہوگا وہ شقی ایک چاندی کا عصا جسکا طول ایک فرسخ ہے
ہاتھ مین لیئے ہوگا اور سحر کا ایک پہاڑ داہنے طرف اور ایک بائین جانب
اوسکے ساتھ رواں ہوگا ایک مین انواع اقسام کے ثمردار درخت
اور ہر طرح کے پھول اور نہرین اور ہر قسم کی نعمتین دیکھنے والونکی نظرون مین
معلوم ہونگی اوس پہاڑ کا بہشت نام رکھے گا اور دوسرے مین آگ اور
سانپ بچھو معلوم ہونگے اوسکا دوزخ نام رکھے گا اور سحر سے خلایق کی
نظرون مین مردونکو زندہ کریگا اور پانی برسائے گا اور بآواز بلند کہے گا
کہ مین تم سب کا خدا ہون جو میری اطاعت کریگا اوسکو بہشت مین داخل
کرونگا اور جو نافرمانی کریگا اوسکو دوزخ مین داخل کرونگا وہ وقت خلایق کے

امتحان کا ہوگا جنکے ایمان ضعیف ہین اوسکے گردیدہ ہونگے اور اکثر خلائق
ضعیف الایمان فاقون سے تنگ آکے اوسکی اطاعت کریگی مگر جو کامل
الایمان ہین وہ دام فریب مین نہ آئینگے چالیس روز مین تمام عالم کو سوا ی
مکہ معظمہ اور بیت المقدس اور مدینہ طیبہ کے طے کریگا جب قصد مدینہ منورہ کا
کریگا تو ملائیکہ عذاب اوسکو ڈرائینگے وہانسے مایوس ہوکے مکہ معظمہ کا ارادہ
کریگا اوسوقت جناب صاحب الامر علیہ السلام مکے مین تشریف رکھینگے
جسوقت دجال مکہ معظمہ کے قریب پہونچیگا تو اوسوقت جناب عیسی علیہ السلام
بحکم خدا آسمان سے جناب صاحب الامر علیہ السلام کے پاس تشریف لائینگے
وہ نماز کا وقت ہوگا جناب صاحب الامر علیہ السلام فرمائینگے کہ آپ آگے
کھڑے ہون وہ ارشاد کرینگے کہ مین اولاد جناب محمد خاتم الانبیا پر سبقت
نہین کرسکتا ہون آپ آگے کھڑے ہون غرض جناب صاحب الامر علیہ السلام
امام ہونگے جناب عیسی علیہ السلام اور مومنین حاضرین ماموم ہونگے نماز سے
فارغ ہوکے جناب عیسی علیہ السلام ایک حربا کہ جسکو آسمان سے لائے ہونگے ہاتھہ مین
لیکے دجال پر حملہ کرینگے وہ لعین بھاگنے کا قصد کریگا حقتعالے زمین کو حکم فرمائیگا
کہ قدم اوسکا آگے بڑھنے نہ دے وہ خرنا شخص پابگل ہوکے رہ جائیگا اور
مسیرا کے ہاتھہ سے مارا جائیگا اور بعض روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب
صاحب علیہ السلام خود اوس کافر کو قتل کرینگے اوسوقت اور ستّے جو وہان

باقی ہونگے اونکو جمع فرمائے تشیع اور دینداری اور اصحاب ثلثہ سے بیزاری
کیواسطے ارشاد کرینگے جو قبول کریگا وہ مومن خاص مین داخل ہوگا اور جو
انکار کریگا اوسکے حق مین جو مناسب ہوگا حکم فرمائینگے پھر دجال اور سفیانی
کے مددگار ونکو قتل کرینگے اوس سال خدا کا خزانہ رحمت اور نعمت کشادہ
ہوگا اور اسقدر حاصل ہوگا کہ اوسکو انسان رکھ نسکیگا یہانتک کہ کوئی
فقیر اور محتاج نہ ملیگا کہ جسکو زکواۃ دین اشجار ثمردار اسقدر باور ہونگے کہ
شاخین زمین سے لگ جائینگی دنیا نجاست اور پلیدگی سے پاک ہوگی اور راہین
کشادہ اور صاف ہونگی بعد اسکے حضرت درمیان کوفہ اور نجف اشرف کے
قیام فرمائینگے وہان ہزار در کی ایک مسجد بنا کرینگے اوس زمانے مین کوئی
کسی کو آزار ندیگا بازار اور مکان پاک اور صاف رہینگے ہر شخص اپنی
زندگی کریگا کہ ہزار بیٹے اوسے سواے بیٹیونکے پیدا ہونگے —

اصل پنجم معاد مین اور اسمین کئی شعبے ہین

پہلا شعبہ یعنی معاد مین

معاد سے یہہ مراد ہے کہ انسان معدوم ہونیکے بعد جزا اور سزا کیواسطے پھر
موجود اور زندہ ہونگے اور یہی اجسام فانیہ جو دوبارہ موجود ہونگے اونمین
حیات عود کریگی جاننا چاہیے کہ باعتقاد فرقہ امامیہ قطع نظر حکم شارع خود تشخص ہر مین

حسن وقبح عقلی ہے پس جب حقتعالی نے عبادت کا حکم دیا اور بندے اوسکو بجالائین تو عند العقل ضرور ہے کہ خدا اونکو اوسکے عوض جزاے نیک عنایت کرے اور جو مخالفت کرین اونکو سزاے بد دے ورنہ اوامر اور نواہی بیکار اور عبث ہو جائینگے اور چونکہ ہر فعل کا عوض بعد انجام ہوتا ہے اور عبادت اور نافرمانی زندگی بھر ہے تو اوسکی جزا اور سزا بھی بعد زندگی ہونی چاہئے اور ظاہر ہے جو کسی فعل کو کرتا ہے اوسکا عوض اوسکو دیا جاتا ہے پس انسان جب اس ہیکل خاص سے مکلف اور فاعل افعال ہے تو مستحق ثواب وعذاب بھی اسی ہیکل خاص سے ہوگا تو عند العقل ضرور ہوا کہ انسان مرنیکے بعد مکافات اعمال کیواسطے اسی جسم اور صورت سے زندہ کیا جائے اسی کا نام معاد ہے اور امر معاد اور کیفیت معاد مین بہت اختلاف ہے پانچ مذاہب مشہور ہین

پہلے یہہ کہ بعض متکلمین معاد جسمانی کے قائل ہین اسطرح کہ روح فانی نہوگی باقی رہیگی فقط جسم جو فنا ہوجائیگا عود کریگا۔

دوسرے حکماے الہین کہتے ہین کہ جسم عود نکریگا فقط روح کیلیئے معاد ہے

تیسرے بعض متکلمین اور الہین کا قول ہے کہ جسم اور روح دونون کے لیئے معاد ہے۔

چوتھے بعض حکماے طبعئین اور قدماے فلاسفہ جسم اور روح کے لیئے اعادہ جایز نہین جانتے ہین اور مطلقاً معاد کے قائل نہین ہین۔

پانچوین جالینوس اور اتباع نے اوسکے معاد کا انکار تو نہین کیا ہے
مگر تامل کیا ہے ظاہر امنشا اسکا یہہ ہے کہ جو معدوم ہو جاتا ہے اوسکا اعادہ
وہ لوگ محال سمجھتے ہین یہان ایک امر کا بیان کرنا ضرور ہے کہ ہر مفہوم
موجود اور معدوم تین حال سے خالی نہین ہین یا واجب الوجود لذاتہ ہے
یعنی بحسب ذات اوسکا موجود ہونا عند العقل ضروری ہے جیسے باری تعالے
یا ممتنع الوجود لذاتہ ہے یعنی بحسب نفس المفہوم عند العقل اوسکا موجود
ہونا محال ہے بلکہ معدوم ہونا ضروری ہے جیسے شریک باریتعالے یا ممکن
الوجود لذاتہ ہے یعنی بحسب ذات اوسکا موجود ہونا یا معدوم ہونا عند العقل
کوئی ضروری نہین ہے جسطرح سارے مخلوقات عالم اور یہہ بھی ثابت ہے
کہ ان تینون واجب اور ممتنع اور ممکن سے کسی مین قلب ماہیت نہین
ہوتی ہے یعنی جسکی ذات واجب ہے اوسکی ذات ممکن یا ممتنع ہو جاسے
یا جسکی ذات ممکن ہے وہ بحسب ذات واجب یا ممتنع ہو جاے علی ہذا القیاس
پس انسان جب ممکن الوجود لذاتہ ہے تو عند العقل اوسکے لئے وجود اور
عدم کوئی ضروری نہوگا جسطرح پہلے عدم سے وجود مین آیا اوسیطرح بعد موت
کے بھی پھر عدم سے اوسکا موجود ہونا ممکن ہوگا کیونکہ اگر محال کہا جائے تو
جو ممکن ہے وہ ممتنع ہو جائیگا اور یہہ باطل ہے اسلیئے معدوم کا عود کرنا
عند العقل محال نہین ہے بلکہ ممکن ہوا پس جس وجہ سے ان مذہبون نین

معاد کا انکار اور تمام ثابت ہوتا تھا باطل ہوگیا معاد کا ہونا ممکن ہوا اور ہر ممکن پر خدا قادر ہے
چنانچہ دنیا ہی مین حضرت عزیز کو حقتعالی نے سو برس کے بعد زندہ کیا علاوہ اسکے
آیات قرانی اور احادیث متواترہ اور اخبار کثیرہ سے ثابت ہے تو عند العقل
معاد کا ہونا اور انسان کا اسی جسم عنصری سے زندہ ہونا ضروری ہوگیا اور
بعضون نے قیامت اور معاد مین کچھ فرق کیا ہے یہان معنی عام لکھے گئے ہین
جو دونو کو شامل ہین اور ظاہر ہے کہ کسی کو اوسکے فعل کا عوض دنیا بغیر اسکے نیکی یا بدی کا
وہ اقرار کرے اور اوسکے نزدیک بھی ثابت ہو جائے مقتضای عدل کے
خلاف ہے اسواسطے ضرور ہوا کہ بندون کا حساب اور کتاب بھی کیا جائے
اور چونکہ حساب کے بعد ثواب اور عذاب کا استحقاق اوسی جسم اور جسمانی کو ہے
جس سے وہ افعال واقع ہوئے تو ضرور ہے کہ کوئی جگہہ ایسی ہو کہ جہان
حساب ہو اور بعد حساب کے ثواب اور عذاب ہو کیلئے کہ جسم اور جسمانی
کیواسطے مکان کا ہونا لوازم سے ہے پس وہی مقام حساب میدان قیامت ہے
اور مکان ثواب بہشت اور جاے عذاب دوزخ ہے اور ان سب کا اعتقاد
ضروریات دین سے ہے اور اسیطرح اون چیزون کا اعتقاد کرنا بھی ضرور
ہے جو مرنے کیوقت سے قیامت تک اور میدان قیامت مین واقع
ہونگے اور از روے احادیث وہ سب بھی ثابت ہین جیسے قبر مین نکیرین کا
سوال کرنا اور قیامت مین صراط اور میزان کا ہونا اور بہشت دوزخ مین

جانا علی ہذا القیاس باقی اختلافات اور رد و قدح جو درمیان نفس اور روح
اور اعادہ معدوم اور کیفیت معاد مین ہے کتب مبسوطہ مین لکھا ہے یہہ
رسالہ گنجایش نہین رکھتا ہے چنانچہ جناب ملا علیہ الرحمہ نے بحار مین روح کے
حال مین بیس قول لکھتے ہین اور بعضون نے چالیس بھی کہا ہے اس بارے مین
ہر شخص کو زیادہ فکر و تامل لازم نہین ہے جسقدر شارع مقدس نے فرمایا ہے
اوسکا اعتقاد کرنا کافی ہے چنانچہ ایسی بارے مین جناب امیر المومنین
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ گفتگو نکرو اون چیزون کے جاننے مین کہ جسکی
تکلیف تمہین نہین دی گئی ہے کسواسطے کہ بسا ایسا ہو کہ برخلاف حق کے
قایل ہو اور پیش خدا معذور نہو۔

دوسرا شعبہ برزخ اور احتضار کے حال مین

برزخ کہ جسکو عالم مثال بھی کہتے ہین وہ بعد مرگ سے قیامت تک ایک
عالم ہے اور احتضار اوس حالت کو کہتے ہین کہ جو موت اور حیات کے درمیان
مین ہو یعنی جب انسان کی موت قریب ہوتی ہے تو تعلقات زندگی قطع
ہو جاتے ہین یہی احتضار ہے لکھا ہے کہ اوسوقت انسان کا حال متغیر ہو جاتا ہے
اور پردہ جو درمیان عالم فانی اور عالم مثال کے ہے آنکھون سے اوٹھ جاتا ہے
اوسوقت وہ عالم کہ جسمین انسان جائیگا نظر آنے لگتا ہے اور مال اور عیال
اور اعمال کی صورتین پیش نظر ہوتی ہین پہلے وہ شخص مال سے کہتا ہے

کہ مینے تمام زندگی اپنی تیرے جمع کرنے مین برباد کی اب مجھپر وقت مصیبت کے
تجھسے کیا مدد ہوسکتی ہے وہ کہے گا کہ اسوقت مجھسے تیری مدد کچھ نہین
ہوسکتی ہے سواے اسکے کہ چند گز کفن قبر مین ساتھ جاے وہ بھی تھوڑے
دنونکے بعد زمین کے کیڑے کہا جائینگے پھر وہ شخص عیال کیطرف متوجہ
ہوکے طالب امداد ہوتا ہے وہ سب بھی جواب دیتے ہین کہ ہمسے
کیا ہوسکتا ہے اسقدر البتہ ممکن ہے کہ منزل اول یعنی قبر تک پہونچا دینگے
اوسوقت وہ شخص مایوس ہوکے اعمال کیطرف دیکھتا ہے بد کامون سے
پشیمان ہوتا ہے اور نیک کامون سے کہتا ہے کہ مین تمسے نادم ہون
کہ زندگی بھر تمہاری طرف سے ہمیشہ بے پروائی کرتا رہا کیونکر کہون کہ اسوقت
میری مدد کرو اعمال نیک جواب دینگے اگرچہ تونے سہل انکاری کرکے
اپنے کو برباد کیا مگر اسوقت سے مین ہمیشہ قبر مین تیرے ساتھ رہونگا
منقول ہے کہ اگر وہ مومن صالح ہے تو جناب رسولخدا اور آئمہ ہدے
علیہم السّلام اور ملک الموت اوسکے سامنے آئینگے ملک الموت کہینگے
کہ اے دوست خدا دلگیر نہو جناب رسولخدا اور آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام
جو ہین انکو دیکھ تو انکا رفیق رہیگا اور یہہ سب حضرات تیری شفاعت
کرینگے اوسوقت ایک فرشتہ خدا کیطرف سے ندا کریگا یَا اَیَّتُهَا
النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ یعنی اے نفس
کہ مطمئین ہوا طرف نسے محمد اور اونکے اہلبیت کے رجوع کر تو طرف پروردگار
اپنے درحالیکہ راضی ہوا اپنے اماموں کی ولایت سے پس داخل ہو درمیان
میرے بندگان برگزیدہ کے یعنی محمد اور آل محمد کے اور میری بہشت مین اور
جناب رسولخدا اور آئمہ ہدیٰ علیہم السلام فرماینگے کہ اے دوست خدا
ہم تیرے دوست اور تیرے ماں باپ سے زیادہ مہربان ہین خوشخبری دیتے ہین
کہ حقتعالی نے تیرے گناہ عفو فرمائے ہمارے ساتھ داخل بہشت ہو بعد اسکے
بہشت ایکطرف اوسکی آنکھونمین جلوہ گر ہوتی ہے اور وہانکی لذتین اور نعمتین اور
حور اور قصور اور اشجار اور انہار مشاہدہ کرتا ہے اور دوسری جانب دنیا
ساتھ کمال جاہ اور مال اور شوکت اور سلطنت کے اوسکی نظرون مین
دیکھائی دیتی ہے اور حقتعالی اوسکو درمیان دنیا اور بہشت کے اختیار
دیتا ہے کہ جسکو تیرا دل چاہے قبول کر اوسوقت وہ مومن بہشت کی نعمتونکو
دیکھ کے دنیا سے انکار کرتا ہے اور موت کا خواہان ہوتا ہے پھر اوسوقت
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملک الموت سے فرماتے ہین کہ یہ بندہ
دوستی علی ابن ابیطالب سے امید رکھتا تھا اور اوسکے دلمین میرے اہلبیت کی
محبت ہے اس سے بہ نرمی اور ملائمت پیش آؤ اوسوقت ملک الموت
کمال آسانی سے اوسکی روح قبض کرینگے وقت مرگ ہیبت سے چہرے کا رنگ

سفید ہوگا اور پیشانی پر عرق آئیگا اور لب اوسکے کشیدہ ہونگے اور
بائین آنکھ سے آنسو گریگا یہہ سب رحمت پروردگار اور سعادت عاقبت کی
علامتین ہین جب لوگ غسل اور کفن دیتے ہین میّت کی روح کہتی ہے
کہ جلد دفن کرو کہ مین خدمت محمد اور آل محمد علیہم السلام اور بہشت کا
مشتاق ہون اور جو کچھہ کہ غسل اور کفن اور گریہ وزاری اوسکے وارث
اور عزیز کرتے ہین وہ سب دیکھتا ہے اور رونے پیٹنے کو منع کرتا ہے
جب لاش تابوت مین رکھتے ہین تو ملائکہ اور عزیزونکی اور دوستونکی
روحین استقبال کو آتی ہین اور مفارقت احباب اور دنیا کی چیزون سے
تشفی اور راحت بہشت کی بشارت دیتی ہین جب داخل قبر ہوتا ہے
تو زمین اوس سے کہتی ہے کہ مرحبا خوب آیا تو قسم ہے خدا کی مین تجھے دوست
رکھتی تھی کہ مثل تیرے کوئی مجھپر راہ چلے پھر دو فرشتے مبشر اور بشیر بہترین
صورت سے اوسکے پاس آتے ہین ایک داہنے طرف اور ایک بائین
جانب کھڑے ہوکے کمر تک اوس میّت کو زندہ کرتے ہین اور اوس سے
خدا اور رسول اور امامت سے سوال کرتے ہین چنانچہ جناب مجتہد العصر مفتی سید
عباس صاحب نے روائع القرآن مین سدی سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب
رسولخدا نے کہ تحقیق قبر مین تم سے سوال کیا جائیگا ولایت علی ابن ابیطالب
علیہ السلام سے نہین باقی رہیگا کوئی بردہ مشرق اور مغرب اور صحرا اور دریا مین